سوال

(109)حریت فکر کا نظریہ کہاں تک درست ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ''حریت فکر'' کے الفاظ سنتے اورپڑھتے ہیں درحقیقت یہ ''حریت اعتقاد'' کی طرف گویا کہ دعوت ہے،اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ جو شخص اس بات کو جائز سمجھتا ہے کہ انسان اعتقاد میں آزاد ہے وہ جوچاہے دین اختیار کرے تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ جو شخص بھی آزادی خیال کا عقیدہ رکھے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سواکسی اوردین کو اختیار کرنا بھی جائز ہے وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے اللہ عزوجل کے ساتھ کفر کرتا ہے،اس لئے اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ توبہ کرلے تو درست ورنہ اسے قتل کرنا واجب ہوگا۔

ادیان افکار نہیں ہیں بلکہ یہ تو وحی الٰہی ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں پر نازل فرمایا ہے تاکہ بندے اس کے مطابق زندگی بسر کریں اور یہ لفظ ''فکر'' جس سے مقصود دین ہوتا ہے، واجب ہے کہ اسے اسلامی لغت کی کتابوں سے حذف کردیا جائے کیونکہ دراصل لفظ فکر کہہ کر اسی فاسد معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے اس ترکیب لفظی کے اعتبار سے گویا اسلام ایک فکر ہے۔ نصرانیت،جسے لوگ مسیحیت کے نام سے پہچانتے ہیں وہ بھی ایک فکر ہے اوریہودیت بھی ایک فکر ہے گویا کہ شریعتیں محض زمینی افکار ہیں جنہیں لوگوں میں سے جو چاہیں آزادی کے ساتھ اختیار کرسکتے ہیں،حالانکہ امرواقع یہ ہے کہ ادیان سماوی تو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین ہیں،لہذا انسان کو ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ یہ بلاشبہ وحی الٰہی سے عبارت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے نازل فرمایا ہے تاکہ ان کے مطابق اس کے بندے اس کی عبادت کریں،اس بنیاد پر انہیں ''فکر'' نہیں کہنا درست نہیں۔(یہ الگ بات ہے کہ یہودیت اورعسائیت دونوں اپنی اصل یعنی اسلام پر قائم نہیں،لہذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام ہی سچا دین اور بنی نوع انسان کےلیے واجب الاتباع ہے)

خلاصہ جواب یہ ہے کہ جو شخص بھی یہ عقیدہ رکھے کہ ہر شخص کےلیے یہ جائز ہے کہ وہ جوچاہے دین اختیار کرے اسے مکمل آزادی حاصل ہے،تو ایسا شخص اپنے اس عقیدہ کی بنیاد پر کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ‌ الإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ ... سورة آل عمران 85

''اورجو شخص اسلام کے سواکسی اوردین کا طالب ہوگا،وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔''

اور فرمایا:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ‌‌ ١٩ ... سورة آل عمران

''دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔''

لہٰذا کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرنا بھی جائز ہے کیونکہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے تو اہل علم کی صراحت کے مطابق وہ کافر کہلائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ181

محدث فتویٰ